ایام نحر کے متعلق تحقیقی جائزہ

(سلفی علماء کی طرف سے یہ فتویٰ شائع کیا گیا کہ ایام نحر آخری ایام تشریق تک یعنی چار دن ہیں)
انکے مستدل کا ہم بالدلیل جواب نقل کرتے ہیں

سب سے پہلے سلفی حضرات کے فتوے پر نظر ڈالیں

سلفي علماء کرام
کے اردو تراجم

قربانی کتنے دن تک کی جاسکتی ہے؟

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین المتوفی سن 1421ھ
(سابق سنئیر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)
ترجمہ: طارق بن علی بروہی
مصدر: کتاب أحکام الاضحیۃ والزکاۃ ، الفصل الثاني في وقت الأضحیۃ سے ماخوذ
پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۔۔۔ قربانی کا وقت ایامِ تشریق کے آخری دن کا سورج غروب ہونے پر ختم ہو جاتا ہے جو کہ ذوالحج کی تیرہویں (13) تاریخ بنتی ہے۔ چناچہ ذبح کے چار دن ہیں: یوم العید، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ اور راتوں کے اعتبار سے تین راتیں: گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کی رات۔

یہی اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول ہے۔ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی دو روایتوں میں سے ایک کے مطابق وہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ابن القیم فرماتے ہیں: یہی مذہب اہل بصرہ کے امام حسن بصری کا ہے، اہل شام کے امام الاوزاعی کا ہے اور فقہاء اہل حدیث کے امام الشافعی کا ہے، اور اسے ہی ابن المنذر رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا ہے۔

میں (ابن عثیمین) یہ کہتا ہوں: اسے ہی شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ نے اختیار فرمایا ہے اور ظاہراً امام ابن القیم کی بھی یہی ترجیح ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ﴾ (الحج: 28)

(تاکہ وہ اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان "اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ" میں اللہ کا نام لیں ان پالتو چوپایوں پر جو اس نے انہیں

دیے ہیں)[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”الأيام المعلومات : يوم النحر، وثلاثة أيام بعده“[2] (ایام معلومات سے مراد یوم النحر اور اس کے بعد کے تین ایام ہیں)۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ“ اسے احمد، بیہقی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت فرمایا ہے[3]۔

(تمام ایام تشریق ذبح کے ایام ہیں)۔

اور اس میں اگرچہ انقطاع کی علت ہے لیکن اس کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ:

”أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ، وَشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللَّهِ“ اسے مسلم نے روایت فرمایا ہے[4]۔

(ایام تشریق کھانے پینے اور ذکر اللہ کے ایام ہیں)۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام ایام کو ایک ہی باب میں رکھا ہے کہ یہ سب ایام ذکر اللہ ہیں۔ چوپایوں پر ذکر میں ذکرِ مطلق اور مقید دونوں شامل ہیں۔ کیونکہ یہ ایام تمام احکام میں مشترک ہیں سوائے جس میں محل نزاع پایا جاتا ہے۔ یہ سب کے سب ایامِ منیٰ ہیں، ایام رمی جمار ہیں، ایامِ ذکر اللہ ہیں اور ان میں روزہ رکھنا حرام ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ اس میں سے ذبح کو خارج کر دیا جائے اور اسے محض ابتدائی دو ایام تک مخصوص کر دیا جائے؟۔

---

[1] ان پر اللہ کا نام ذکر کریں میں دونوں شامل ہیں ان کے ذبح کے وقت اور ان کے کھانے کے وقت۔ (الشیخ)

[2] رواه ابن حاتم في تفسيره (2489/8)۔

[3] رواه أحمد (82/4) والبيهقي (256/9)، وابن حبان (166/9) اور شیخ البانی السلسلة الصحيحة 2476 میں فرماتے ہیں: ”لا ينزل عن درجة الحسن بالشواهد“۔

[4] رواه مسلم، كتاب الصيام/ باب تحريم صوم أيام التشريق، رقم (1141)۔

2

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتویٰ دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔

محترم قارئین ... حضرت جبیر بن مطعمؓ سے جو روایت ہےکہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا:تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں-(مسند احمد)-یہ روایت منقطع ہے-

کیونکہ سلیمان بن موسی نے سیدنا جبیر بن مطعمؓ کو نہیں پایا،امام بیہقیؒ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا:’’مرسل‘‘ یعنی منقطع ہے-(السنن الکبری ج ۵ص ۲۳۹،ج ۹ص ۲۹۵)-

امام ترمذی کی طرف منسوب کتاب العلل میں امام بخاری سے روایت ہے کہ

انھوں نے فرمایا:''سلیمان لم یدرک احدا من اصحاب النبیﷺ''
سلیمان نے نبی کریمﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو بھی نہیں پایا۔(العلل الکبیر ۱/۳۱۳)۔
اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ کسی صحیح دلیل سے یہ ثابت نہیں ہے کہ سلیمان بن موسی نے سیدنا جبیر بن مطعمؓ کو پایا ہے۔
روایت نمبر ۲:
صحیح ابن حبان(الاحسان:۳۸۴۳،دوسرا نسخہ:۳۸۵۴) والکامل لابن عدی(۱۱۱۸/۳،دوسرا نسخہ ۲۶۰/۴) والسنن الکبری للبیہقی(۲۹۵/۹) اور مسند البزار(کشف الاستار ۲۷/۲ح ۱۱۲۶) وغیرہ میں''سلیمان بن موسی عن عبدالرحمن بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم'' کی سند سے مروی ہےکہ(و فی کل ایام التشریق ذبح)) سارے ایام تشریق میں ذبح ہے۔ یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:
۱:حافظ البزار نے کہا ہے:عبد الرحمن ابن ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملا قات نہیں ہوئی
(البحرالزخار ۳۶۴/۸ح ۳۴۴۴،نیز دیکھئے نصب الرایہ ج ۳ص ۶۱ و التمہید نسخہ جدیدہ ۲۸۳/۱۰)
۲:
عبد الرحمن بن ابی حسین کی توثیق ابنِ حبان(الثقات ۱۰۹/۵) کے علاوہ کسی اور سے ثابت نہیں ہے
لہذا یہ مجہول الحال ہے۔
روایت نمبر ۳:طبرانی (المعجم الکبیر ۱۳۸/۲ح ۱۵۸۳)بزار(البحرالزخار ۳۶۳/۸ح ۳۴۴۳)بیہقی(السنن الکبری ۲۹۲/۹،۲۳۹/۵) اور دارقطنی(السنن ۲۸۴/۴ح ۴۷۱۱) وغیرہم نے''سوید بن عبدالعزیز عن سعید بن عبد العزیز التنوخی عن سلیمان بن موسی عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ" کی سند سے مرفوعا نقل کیا کہ((ایام التشریق کلها ذبح)) تمام ایام تشریق میں ذبح ہے۔
اس روایت کا بنیادی راوی سوید بن عبدالعزیز ضعیف ہے۔(دیکھئے تقریب التہذیب:۲۶۹۲)
حافظ ہثیمی نے کہا :''و ضعفہ جمہور الائمۃ" اور اسے جمہور اماموں نے ضعیف کہا ہے۔(مجمع الزوائد ۱۴۷/۳)۔

روایت نمبر ۴:ایک روایت میں آیا ہے کہ‘‘عن سیلمان بن موسی أن عمرو بن دینار حدثہ عن جبیر بن مطعم أن رسول اللہﷺ قال:کل ایام التشریق ذبح’’۔(سنن دارقطنی ح ۴۷۱۳،والسنن الکبری للبیہقی ۲۹۶/۹)۔

یہ روایت دو وجہ سے مردود ہے:

۱:اس کا راوی احمد بن عیسیٰ الخشاب مجروح ہے۔(لسان المیزان ج ۱ص ۲۴۰،۲۴۱)

۲: عمرو بن دینا ر کی جبیر بن مطعم سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔(الموسوعۃ الحدیثہ ج ۲۷ص ۳۱۷)

تنبیہ:ایک روایت میں‘‘ الولید بن مسلم عن حفص بن غیلان عن سلیمان بن موسی عن محمد بن المکندر عن جبیر بن مطعم’’ کی سند سے آیا ہے کہ‘‘ عرفات موقف و ادفعوا من عرنۃ و المزدلفۃ موقف وادفعوا عن محسر’’۔(مسند الشامیین ۳۸۹/۲ح ۵۵۶)

۔

اس روایت کی سند میں ولید بن مسلم کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس میں ایام تشریق میں ذبح کابھی ذکر نہیں ہے۔

خلاصہ التحقیق:ایام تشریق میں ذبح والی روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے۔لہٰذا اسےصحیح یا حسن قرار دینا غلط ہے۔

آثار صحابہ:روایت مسئولہ کے ضعیف ہونے کے بعد آثار صحابہ کی تحقیق درج ذیل ہے۔

۱:سیدنا عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:‘‘الاضحی یومانِ بعد یوم الاضحی’’ قربانی والے دن کے بعد (مزید) دو دن قربانی (ہوتی) ہے۔ (موطا امام مالک ج ۲ص ۴۸۷ح ۱۰۷۱ و سندہ صحیح،السنن الکبری للبیہقی ۲۹۷/۹)

۲:سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا:‘‘النحر یومان بعد یوم النحر و افضلھا یوم النحر’’

قربانی کے دن کے بعد دو دن قربانی ہے اور افضل قربانی نحر والے(پہلے) دن ہے۔(احکام القران للطحاوی ۲۰۵/۲ح ۱۵۷۱،وسندہ حسن)

۳:سیدنا انس بن مالکؓ نے فرمایا:الاضحی یومان بعدہ’’

قربانی والے(اول) دن کے بعد دو دن قربانی ہوتی ہے

۔(احکام القران للطحاوی ۲/۲۰۶ح ۱۵۷۶،وھو صحیح)
سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''النحر ثلاثۃ ایام'' قربانی کے تین دن ہیں۔
(احکام القران للطحاوی ۲/۲۰۵ح ۵۶۹،وھو حسن)۔
تنبیہ:احکام القران میں''حماد بن سلمہ بن کھیل عن حجتہ عن علی'' ہے۔جبکہ صحیح حماد بن سلمہ بن کھیل عن حجیۃ عن علی'' ہے جیسا کہ کتب اسماء الرجال سے ظاہر ہے اور حماد سے مراد حماد بن سلمہ ہے۔والحمدللہ
ان کے مقابلے میں چند آثار درج ذیل ہیں:
۱:
حسن بصری
نے کہا:
عید الاضحی کے دن کے بعدتین دن قربانی ہوتی ہے
۔(احکام القران للطحاوی ۲/۲۰۶ح ۱۵۷۷ و سندہ صحیح)
۲:عطا(بن ابی رباح) نے کہا: ایام تشریق کے آخر تک (قربانی ہے)۔(احکام القران ۲/۲۰۶ح ۱۵۷۸ وسندہ حسن)
۳:عمر بن عبد العزیز نے فرمایا:الاضحی یوم النحر و ثلاثۃ ایام بعدہ۔قربانی عید کے دن اور اس کے بعد تین دن ہے۔(اسنن الکبری للبیہقی ۲۹۷/۹ و سندہ حسن)
امام شافعی اور عام علماء اہل حدیث کا فتوی یہی ہے کہ قربانی کے چار دن ہیں۔ بعض علماء اس سلسلے میں سیدنا جبیر بن مطعمؓ کی طرف منسوب روایت سے بھی استدلال کر تے ہیں لیکن یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے۔
ان سب آثار میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول راجح ہے کہ قربانی تین دن ہے،عید الاضحٰی اور دو دن بعد۔

ابنِ حزم نے ابن ابی شیبہ سے نقل کیا ہے کہ''سیدنا ابوہریرہ نے فرمایا کہ قربانی تین دن ہیں''۔(المحلی ج ۷ص ۳۷۷مسئلہ:۹۸۲)
اس روایت کی سند حسن ہے لیکن مصنف ابن ابی شیبہ(مطبوع) میں یہ روایت نہیں ملی۔واللہ اعلم
فائدہ:نبی کریمﷺ نے ابتداء میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے

سے منع کیاتھا،بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔یہ ممانعت اس کی دلیل ہے کی قربانی تین دن ہے والا قول ہی راجح ہے۔

اس ساری تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ سے صراحتا اس باب میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے اور آثار میں اختلاف ہے لیکن سیدنا علیؓ اور جمہورصحابہ کا یہی قول ہےکہ قربانی کے تین دن ہیں(عید الاضحیٰ اور دو دن بعد) ہماری تحقیق میں یہی راجح ہے اور امام مالک وغیرہ نے بھی اسے ہی ترجیح دی ہے ۔ واللہ اعلم

مفتی عبدالکریــم القاسمی
استاذ دارالعلوم ڈیماپور